بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

یہ ارشاد ہمیں ہلا دینے والا ہونا چاہئے کہ مؤمن وہ ہے جو نمازوں میں باقاعدہ ہے ورنہ اس میں اور ایک کافر میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر ہم نے مساجد بنائی ہیں تو مسجدوں کے حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی بھی ضرورت ہے، خود نیکیاں کرنے اور اپنے اخلاق بلند کرنے اور دوسروں کو نیکیاں کرنے کی تلقین کی ضرورت ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/اکتوبر 2019 بمقام مہدی آباد (جرمنی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ (سورۃ الحج :42) کی تلاوت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا: یعنی وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حقیقی مؤمن وہ ہیں جو طاقت ملنے کی صورت میں نماز قائم کرنے والے ہوتے ہیں اپنی مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوتے ہیں انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے غریبوں اور مسکینوں کے لئے اپنے مال میں سے خرچ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اشاعت دین کے لئے قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔ نیک باتوں کی طرف خود بھی توجہ دیتے ہیں اور دوسروں کو بھی توجہ دلاتے ہیں۔ برائیوں سے خود بھی رکتے ہیں اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور کیونکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کے کاموں کے بہترین نتائج پیدا فرماتا ہے کیونکہ ہر چیز کا فیصلہ خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے یہاں مہدی آباد میں مسجد بنائی ہے۔ اس کا افتتاح ہوا ہے۔ جماعت جرمنی سو مساجد کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجدیں بنانے کی توفیق پا رہی ہے۔ پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کا مقصد مسجدیں بنانے سے پورا نہیں ہوگا بلکہ اس وقت پورا ہوگا جب وہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دیں گے اور اپنی نمازوں کو قائم کریں گے باجماعت نمازوں کے لئے مسجد میں آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام متقی کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ یقیمون الصلوٰۃ کرنے والے ہیں یعنی وہ نماز کو کھڑی کرتے ہیں۔ متقی خدا تعالیٰ سے ڈرا کرتا ہے اور وہ نماز کو قائم کرتا ہے۔ اس حالت میں مختلف قسم کے وساوس اور خطرات بھی ہوتے ہیں جو پیدا ہو کر اس کے حضور میں حارج میں ہوتے ہیں۔ فرمایا ایک متقی نفس کی اس کشاکش میں بھی نماز کو کھڑا کرتا ہے وہ تکلف اور کوشش سے بار بار اسے کھڑا کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اگر مستقل مزاجی سے نماز پر انسان قائم رہے اور اس بات کی کوشش کرتا رہے کہ میں نے اپنی نماز کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں تو پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ذریعہ ہدایت عطا کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جس طرح مادی غذا کے بغیر زندگی نہیں رہتی اسی طرح نماز کے بغیر بھی زندگی نہیں

رہتی یہ غذا ایسی ہے کہ اس کا مزہ بھی آتا ہے۔ نماز میں اس کو وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ نہایت رغبت سے اسے پیتا ہے اور سیر ہو کر اس سے حظّ اٹھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مؤمن متقی نماز میں لذت پاتا ہے اس لئے نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ فرمایا نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مؤمن کا معراج ہے اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر ہماری مسجدیں بنیں تو ایسی نمازیں ادا کرنے کے لئے بنیں۔ ہم مسجدیں بنانے کی طرف توجہ دیں تو اس معراج کو حاصل کرنے کے لئے جو خدا تعالیٰ تک لے جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ پس مایوس نہیں ہونا چاہئے کہ یہ مقام کس طرح ملے۔ مسلسل کوشش سے یہ مقام اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں مجھے بھی لکھتے ہیں کہ نماز میں توجہ قائم نہیں رہتی تو یہی اس کا علاج ہے کہ کوشش کر کے بار بار توجہ قائم رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ انسان ایسے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا۔ جب ایسی حالت ہو کہ انسان ان وسوسوں کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دے تو یہ بھی ثواب کی حالت ہے اللہ تعالیٰ اس کا بھی ثواب دیتا ہے فرمایا کہ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ بدی کیا شئے ہے۔ نفس لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے۔ پس یہ نفس لوامہ کی حالت ہے اس میں جب بدی پر شرمندہ ہو تو اس کا بھی اللہ تعالیٰ ثواب دے دیتا ہے ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے۔ فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ تھک نہ جاوے۔ سجدے میں یاحی یاقیوم برحمتك استغیث۔ بہت پڑھا کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے۔ برسوں کی محنت اور مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔ لیکن اگر جلد بازی دکھائی نماز کو قائم کرنے کی بھرپور کوشش نہ کی تو پھر انسان شیطان کے پنجے میں آ جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ صرف دنیا ہی دنیا انسان اگر مانگتا رہے تو ایسی دعائیں تو صرف اللہ تعالیٰ پھر قبول نہیں کرتا ہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی روحانی اور دینی ترقی مانگی جائے اللہ تعالیٰ کا قرب مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ پھر قریب آتا ہے اور پھر اس شخص کی دنیاوی ضروریات بھی پوری کر دیتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو۔ خدا کا حکم ہے کہ نماز وہ ہے جس میں تضرع ہو اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں جن میں تضرع ہوتی ہے چنانچہ فرمایا ان الحسنات یذھبن السیئات۔ یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنی نماز کے ہیں اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں دعا مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ بہترین دعا فاتحہ ہے کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ تم خدا کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گناہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری رہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازے پر بھی سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آ جاوے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا لے تو ترقی ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امداد الٰہی کی سخت ضرورت

ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کہ جولوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں انجام کار رہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ بغیر امداد الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ اس کی مدد مانگنے کے لئے اس کا فضل مانگنے کے لئے دعا بہر حال کرنی پڑے گی۔ اسی لئے پنجوقتہ نماز میں سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کا حکم دیا جس میں ایاك نعبد اور ایاك نستعین یعنی عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی ہر نیک کام میں تدابیر اور جدوجہد سے کام لیں کیونکہ جو شخص نری دعا کرتا ہے اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ جیسے کسان بیج بو کر اگر جدوجہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے۔ اسی طرح دینی کام بھی ہیں۔ انہی میں منافق انہی میں نکے انہی میں صالح انہی میں ابدال قطب، غوث بنتے ہیں اور بعض چالیس چالیس برس سے نماز پڑھتے ہیں مگر ہنوز روز اول ہی ہے کوئی ترقی نہیں۔ رمضان کے تیس روزے بھی رکھ لئے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں مگر ہمیں امدادِ الٰہی نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں۔ سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں۔ ایسے انسان بہائم سے کم نہیں ہیں۔ ایسی نمازیں خدا کی طرف سے ویل لاتی ہیں، قبول نہیں ہوتیں بلکہ منہ پر ماری جاتی ہیں۔ نماز تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔ حضور انور نے فرمایا: پس رسمی عبادت ٹھیک نہیں ہے۔ اس کو بدلنا پڑے گا۔ سوچنا پڑے گا کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تو دعویٰ ہے کہ میں دعا قبول کرتا ہوں اور میری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں۔ پس عبادت وہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب پیدا ہو۔

پھر نماز کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز اصل میں دعا ہے نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لیے تیار رہے کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک جاتا ہے اور کیا ہے۔ خدا تعالیٰ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لیے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب یہ حالت ہم اپنے اندر پیدا کر لیں کہ ہماری نمازیں بھی اور ہمارے عمل بھی خدا تعالیٰ کی ہی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ بھی ہمارے خوفوں کو ہمیشہ امن میں بدلتا چلا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ پس یہ ارشاد ہمیں ہلا دینے والا ہونا چاہئے کہ مؤمن وہ ہے جو نمازوں میں باقاعدہ ہے ورنہ اس میں اور ایک کافر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پس اگر ہم نے مساجد بنائی ہیں تو مسجدوں کے حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اپنی مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے خود نیکیاں کرنے اور اپنے اخلاق بلند کرنے اور دوسروں کو نیکیاں کرنے کی تلقین کی ضرورت ہے۔ خود یہاں کے ماحول کی برائیوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی ضرورت ہے ورنہ ہمارا عہد بیعت بھی صرف لفظی عہد بیعت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو سب کچھ اس کا ہو جاوے صفائی کے یہی معنے ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی

جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔ فرمایا میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہوسکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کار بند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوجاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہوجاوے۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔ دین کے واسطے اور اشاعت دین کے لیے ان میں ایک تڑپ پیدا ہوجاوے اپنی خواہشات اور ارادوں اور آرزوؤں کو فنا کر کے خدا کے بن جاویں۔ یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ فرمایا کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشا الٰہی کے خلاف ہیں۔ دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ۔ یعنی کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ بیوی بچوں کی اصلاح کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ کہ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ تو ان کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ کرنی چاہئے اور ان کے واسطے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں۔ اپنی نمازوں کو قائم کر کے پھر انہیں اعلیٰ معیار تک لے جانے والے ہوں اپنے مالوں کو بھی پاک کرنے والے ہوں اپنے اخلاق اعلیٰ کرنے والے ہوں نیکیوں کو کرنے والے اور پھیلانے والے ہوں۔ برائیوں سے رکنے والے اور برائیوں سے اپنی نسلوں کو بھی روکنے والے ہوں۔ مساجد کی تعمیر کے ساتھ اسلام کا حقیقی پیغام اس ملک کے شہریوں تک پہنچانے والے ہوں اور انہیں خدائے واحد کا عبادت گزار بنانے والے ہوں اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب ہم اپنے اندر بھی اعلیٰ تبدیلیاں پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 25th - October - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB